از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:26نومبر 1964

کیز کنسٹرکشن کمپنی (پرائیوٹ) لمیٹڈ.

بنام

سٹیٹ آف اترپردیش و دیگراں

[پی. بی. گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، ایم. حیدایات اللہ، جے. سی. شاہ، ایس. ایم. سکری اور آر. ایس. بچاوت، جسٹس صاحبان]

یو. پی. انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، 1947، دفعہ 6-H کی ذیلی دفعات (1) اور (2)- کارکنوں کی پچھلی اجرت- صحیح رقم کا حساب نہیں لگایا جاسکتا لیکن ریاضی کے حساب کے لئے ترمیم کی جاسکتی ہے -ایسی رقم چاہے پہلی شق کے تحت 'واجب الادا رقم' ہو یا دوسری شق کے تحت 'رقم کے لحاظ سے شمار کیے جانے کے قابل فائدہ'.

اپیل کنندہ کمپنی کو لیبر ٹریبونل کے ایک فیصلے کے تحت کچھ کارکنوں کی پچھلی اجرت ادا کرنی پڑی. لیبر کمشنر نے یوپی انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1927 کی دفعہ 6-H(1) کے تحت کلکٹر کو ان اجرتوں کے کچھ حصے کے حوالے سے ریکوری سرٹیفکیٹ جاری کیا اور کہا کہ باقی واجب الادا رقم کے لیے وہ بعد میں ایک اور سرٹیفکیٹ جاری کریں گے جب صحیح رقم طے ہو جائے گی. اپیل کنندہ کمپنی نے سرٹیفکیٹ کو ہائی کورٹ کے سامنے چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ یہ 'واجب الادا رقم' کے حوالے سے نہیں ہے جس کے لیے دفعہ 6-H کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے، بلکہ یہ ایک 'فائدہ' ہے جس کا حساب رقم کے لحاظ سے لگایا جانا چاہیے جس کے لیے مناسب کارروائی صرف اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت ہو سکتی ہے. ہائی کورٹ کے سنگل جج نے اپیل کنندہ کمپنی کی دلیل کو قبول کر لیا، لیکن ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے اس کے فیصلے کو الٹ دیا. کمپنی نے خصوصی اجازت کے ذریعے سپریم کورٹ میں اپیل کی.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

حکم ہوا کہ: ڈویژن بنچ نے دوسری شق کے تحت 'فوائد' کی اصطلاح کو کرایہ فری کوارٹرز، مفت بجلی وغیرہ جیسے فوائد تک درست طریقے سے محدود کر دیا تھا جو ایسی چیزیں نہیں تھیں جو آدمی اپنی محنت سے کماتا ہے. موجودہ معاملے میں جس چیز کی ضرورت تھی وہ 'فوائد' کی رقم کی قیمت کا حساب نہیں تھا بلکہ صرف ایک مخصوص مدت کے دوران کل رقم کی اجرت کا ریاضیاتی حساب تھا. دفعہ H-6 کے ذیلی دفعہ (2) کے تحت تفصیلی طریقہ کار ان معاملات کے لیے نہیں تھا جہاں صرف ریاضی کے حساب کی ضرورت تھی. اس لیے اپیل کامیاب نہیں ہو سکی.[281 C-G]

ایم ایس این ایس ٹرانسپورٹس، تروچیراپلی بمقابلہ راجارام اور دوسرا، [1960] 1 ایل ایل جے. 336، سیشموساشو گرورکس لمیٹڈ بمقابلہ اسٹیٹ آف بہار، اے ائی آر. 1955 پٹنہ 49، ایس ایس شیٹی بمقابلہ بھارت ندھی لمیٹڈ، [1958] ایس سی آر 442، کستوری اینڈ سنز (P) لمیٹڈ بمقابلہ این. سلیوتیسرم، [1959] ایس سی آر 1، پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ بمقابلہ کھربنڈا، [1962] Supp. 2. ایس سی آر 977 اور شری امر سنگھ جی ملز لمیٹڈ بمقابلہ ناگرشوا (مدھیا پردیش)، [1961] 1 ایل ایل جے 581، کا حوالہ دیا گیا ہے.

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 1108 اور 1109، سال 1963.

خصوصی اپیل نمبر 574، سال 1960 اور سپریم کورٹ اپیل نمبر 53، سال 1962 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 15 مارچ 1962 کے فیصلے اور حکم سے بالترتیب خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل.

اپیل کنندہ کی طرف سے سر اقبال احمد، کے راجندر چودھری اور کے آر چودھری (دونوں اپیلوں میں).

سی. بی. اگروالا اور او. پی. رانا، جواب دہندگان نمبر 1 سے 4 کے لیے (دونوں اپیلوں میں).

عدالت کا فیصلہ جسٹس ہدایت اللہ نے سنایا.

یہ خصوصی اجازت کی دو اپیلیں ہیں جن میں کیس کنسٹرکشن کمپنی (پی) لمیٹڈ اپیل کنندہ ہے. دیوانی اپیل نمبری 1108، سال 1963 الہ آباد ہائی کورٹ کے 15 مارچ 1962 کے فیصلے کے خلاف ہے اور دیوانی اپیل نمبری 1109، سال 1963 اسی ہائی کورٹ کے 9 مئی 1962 کے حکم کے خلاف ہے، جس میں آئین کے آرٹیکل 133 کے تحت مقدمے کی تصدیق کرنے سے انکار کیا گیا تھا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیونکہ ہائی کورٹ کی رائے میں جس کارروائی سے ہائی کورٹ کے سامنے اپیل ہوئی تھی وہ آرٹیکل 133 کے تحت دیوانی کارروائی نہیں تھی. چونکہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت دی گئی ہے اور ہماری رائے ہے کہ اس فیصلے کے خلاف اپیل کو خارج کیا جانا چاہیے، اس لیے ہم دوسری اپیل کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں سمجھتے.

مقدمے کے حقائق اب مختصر طور پر بیان کیے جا سکتے ہیں. اپیل کنندہ کمپنی ایک نجی ادارے کی جانشین ہے جو کیس کنسٹرکشن کمپنی کے نام سے چلتی تھی اور اس کی ملکیت مسٹر ایچ ایم کھوسلہ کے پاس تھی جو اب اپیل کنندہ کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر ہیں. ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر کھوسلہ نے کاروبار کو اپنے طور پر جاری رکھنا غیر منافع بخش پایا اور انہوں نے کیس کنسٹرکشن کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے وجود میں آنے سے پہلے اسے تھوڑی دیر کے لیے روک دیا. اپیل کنندہ کمپنی نے کاروبار اور اس کے ساتھ، سابقہ ادارے کے کچھ کارکنان لیکن سبھی نہیں کو سنبھال لیا. اس کی وجہ سے الہ آباد انڈسٹریل ٹریبونل (شوگر) کے سامنے صنعتی تنازعہ پیدا ہوا اور 31 جنوری 1958 کو ایک فیصلہ دیا گیا. ٹریبونل کے سامنے متنازعہ سوالات میں سے ایک ان کارکنوں کی بحالی اور پچھلی اجرت تھی جنہیں اپیل کنندہ کمپنی نے دوبارہ ملازمت نہیں دی تھی. ٹریبونل نے ایک فیصلے دیا. اس اپیل کے فریقین نے عدالتی حکم پیش کرنے کی پرواہ نہیں کی ہے لیکن تنازعہ کے اس حصے سے متعلق اس کا ایک اقتباس ریکارڈ میں موجود ہے اور یہ مندرجہ ذیل ہے:--

"مذکورہ بالا نتائج کے نتیجے میں میرا ماننا ہے کہ میسرز کیس کنسٹرکشن کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ، الہ آباد کی انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ میسرز کیس کنسٹرکشن کمپنی، الہ آباد کے ضمیمہ میں دیئے گئے پرانے مزدوروں کو بحال کرے۔ انہیں ان کی پرانی یا مساوی ملازمتوں میں بحال کیا جائے گا اور خدمت کا تسلسل دیا جائے گا۔ تاہم، اس معاملے کی کچھ خاص خصوصیات اور صنعت کے سب سے بڑے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے، میں حکم دوں گا کہ مزدوروں کو ان کی پچھلی تنخواہ کا صرف 50 فیصد ادا کیا جائے، اس مدت کے لئے جب انہیں جبری طور پر روزگار سے باہر رکھا گیا تھا۔

اس فیصلے کے بعد کارکنوں کی ایک بڑی تعداد نے یو پی انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1947 کی دفعہ 6-H کی پہلی ذیلی دفعہ کے تحت اپنی پچھلی اجرت کے دعووں کو ترجیح دی. وہ دفعہ، جو دفعات سے محروم ہوا ہے جس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے، مندرجہ ذیل پڑھتا ہے:-

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

"6-H (1) جہاں اتر پردیش صنعتی تنازعات (ترمیم اور متفرق دفعات) ایکٹ، 1956 کے آغاز سے پہلے، تصفیے یا فیصلے کے تحت دفعہ 6-H سے 6-R کی دفعات کے تحت، یا اس ایکٹ کے تحت مقرر کردہ یا تشکیل شدہ ریاستی صنعتی ٹریبونل کے ذریعے دیے گئے فیصلے کے تحت کسی آجر کی طرف سے کارکنوں کو کوئی رقم واجب الادا ہے، تو مزدور، وصولی کے کسی دوسرے طریقے پر تعصب کے بغیر، ریاستی حکومت کو اپنے واجب الادا رقم کی وصولی کے لیے درخواست دے سکتا ہے، اور اگر ریاستی حکومت مطمئن ہو کہ کوئی رقم اس طرح واجب الادا ہے، تو وہ کلکٹر کو رقم کے لیے ایک سرٹیفکیٹ جاری کرے گی جو اس کی وصولی کے لیے آگے بڑھے گی جیسے کہ یہ زمینی محصول کی بقایا رقم ہو.

(2) جہاں کوئی کارکن آجر سے کوئی ایسا فائدہ حاصل کرنے کا حقدار ہے جو رقم کے لحاظ سے شمار کیا جا سکے، وہ رقم جس پر اس طرح کے فائدے کا حساب لگایا جانا چاہیے، اس قانون کے تحت بنائے جانے والے کسی بھی اصول کے تابع ہو سکتی ہے جس کا تعین ایسی لیبر کورٹ کے ذریعے کیا جا سکتا ہے جو ریاستی حکومت اس سلسلے میں متعین کرے، اور اس طرح طے شدہ رقم کو ذیلی دفعہ (1) میں فراہم کردہ رقم کے مطابق وصول کیا جا سکتا ہے.

(3).."

اپیل کنندہ کمپنی نے لیبر کمشنر، یو پی کے سامنے اس مطالبے پر بڑی تعداد میں اعتراضات کیے جن کو دفعہ 6-H کے پہلے ذیلی دفعہ کے تحت ریاستی حکومت کے اختیارات تفویض کیے گئے تھے. یہ اعتراضات، مختصر طور پر بیان کیے گئے، یہ تھے کہ کچھ کارکنوں نے پہلے ہی اپیل کنندہ کمپنی میں یا کہیں اور ملازمت قبول کر لی تھی اور یہ کہ ان میں سے کچھ یا تو اصل تنازعہ میں فریق نہیں تھے یا فیصلے کے بعد فوت ہو گئے تھے. اپیل کنندہ کمپنی نے یہ بھی دعوی کیا کہ چونکہ ان دنوں کی صحیح تعداد کا تعین نہیں کیا گیا تھا جن کے لیے مختلف کارکنوں کو زبردستی ملازمت سے باہر رکھا گیا تھا، اس لیے دفعہ 6-

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

H(1) کے تحت حکم منظور نہیں کیا جا سکتا. کچھ اور تنازعات تھے جن میں جانا ضروری نہیں ہے کیونکہ معاملہ اب ایک تنگ دائرے کے اندر ہے.

21 جولائی، 1958 کو لیبر کمشنر نے دفعہ 6-H کی پہلی ذیلی دفعہ کے تحت کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوئے کلکٹر، الہ آباد کو 6-6-1,06,588 روپے کی وصولی کے لئے ایک سرٹیفکیٹ جاری کیا۔ اپیل کنندہ کمپنی کی جانب سے ریاستی حکومت کے سامنے کچھ اعتراضات دائر کرنے کے بعد الہ آباد کے ریجنل مصالحتی افسر کو ان دعووں کی تصدیق کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس دوران لیبر کمشنر نے 9 ستمبر 1959 کو ایک اور سرٹیفکیٹ جاری کیا جس کے ذریعے وصول کی جانے والی رقم کو کم کر کے 6-9-,50,654 روپے کر دیا گیا۔ یہ یقینی طور پر واجب الادا بتایا گیا تھا اور یہ کہا گیا تھا کہ بقیہ کے لئے ایک اور سرٹیفکیٹ دعووں کی مکمل تصدیق کے بعد جاری کیا جائے گا۔ 10 ستمبر، 1959 کو کلکٹر نے ایک حکم جاری کیا، جس کے بارے میں نارتھ ایسٹ ریلوے کے چیف مکینیکل انجینئر، گورکھپور کو ٹیلی گراف کے ذریعے مطلع کیا گیا، جس میں مزدوروں کو ادائیگی کے لیے مذکورہ رقم کا مطالبہ کیا گیا۔ 2 نومبر 1959 کو اپیل کنندہ کمپنی نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک عرضی دائر کی جس میں 9 اور 10 ستمبر 1959 کے احکامات کو سرٹیفکیٹ کی رٹ یا کسی دوسرے مناسب حکم یا ہدایت کے ذریعہ منسوخ کرنے اور کچھ جائیداد کو جاری کرنے کے لئے درخواست دائر کی گئی تھی۔ اس عرضی کی سماعت الہ آباد ہائی کورٹ کے جناب جسٹس بروم نے کی اور انہوں نے اسے منظور کر لیا۔ انہوں نے لیبر کمشنر کے دو احکامات اور جائیداد کی ضبطی کو اس شرط پر منسوخ کر دیا کہ کمپنی الہ آباد کے ضلع مجسٹریٹ کے اطمینان کے لئے مناسب ضمانت فراہم کرے۔

جسٹس بروم کے سامنے تنازعہ کافی حد تک تنگ ہو گیا تھا. صرف ایک سوال جس پر غور کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ کیا لیبر کمشنر کے سامنے کارکنوں کے دعوے پر دفعہ 6-H کی پہلی یا دوسری ذیلی دفعہ کے تحت غور کیا جائے گا. مسٹر جسٹس بروم نے ایم ایس این ایس ٹرانسپورٹس، تروچیراپلی بمقابلہ راجارام و دیگر [1] کی مشابہت پر انحصار کیا جس کا فیصلہ صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 33-C کے تحت ہوا اور سیسا موسا شوگر ورکس لمیٹڈ بمقابلہ ریاست بہار و دیگراں [2] جس کا فیصلہ صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ، 1950 کی دفعہ 20 کے تحت ہوا، جس میں کہا گیا کہ چونکہ صحیح رقم کا تعین کرنے کی ضرورت ہے، اس لیے دوسرے ذیلی دفعہ کے تحت لیبر کورٹ کے سامنے کارروائی کی جانی چاہیے تاکہ اس "فائدے" کے مساوی رقم کا تعین کیا جا سکے جس کے حقدار کارکن سرٹیفکیٹ جاری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرنے سے پہلے تھے. دوسرے لفظوں میں، جسٹس بروم کی رائے تھی کہ دفعہ 6-H کے پہلے ذیلی حصے کا اطلاق قبل از وقت تھا اور اس طرح غلط تھا.

اس فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ کے لیٹرز پیٹنٹ کے تحت اپیل دائر کی گئی تھی اور اس حکم کے ذریعے، جو اب اپیل کے تحت ہے، جسٹس بروم کے فیصلے کو الٹ دیا گیا تھا. ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ دوسرے ذیلی دفعہ کے الفاظ "کوئی بھی فائدہ جو پیسے کے لحاظ سے شمار کرنے کے قابل ہے" مفت کوارٹرز یا مفت بجلی جیسے فوائد کی نشاندہی کرتے ہیں نہ کہ ایسی چیز جو ایک مزدور اپنی محنت سے کماتا ہے. ایس ایس شیٹی بمقابلہ بھارت ندھی لمیٹڈ (1) میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا گیا تھا جہاں جسٹس بھگوتی نے نشاندہی کی ہے کہ اگر ٹریبونل کے ذریعہ دیئے گئے کسی بھی فائدے کو رقم کے لحاظ سے ظاہر نہیں کیا گیا تھا تو مناسب حکومت کو صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ 1950 کی دفعہ 20 (2) کے تحت وصولی میں مدد کرنے کے لئے کہنے سے پہلے اس کا حساب لگانا ضروری ہے. ڈویژن بنچ کی رائے سے اس فیصلے نے ان کے اس نتیجے کی تائید کی کہ 'فائدے' کی رقم کے لحاظ سے گنتی صرف واپسی اجرت کی رقم کے حساب سے کچھ مختلف ہے. ڈویژنل بنچ نے کستوری اینڈ سنز (پی) لمیٹڈ بمقابلہ این سلیو تیسرم و دیگر (2) کو اس بنیاد پر ممتاز کیا کہ ورکنگ جرنلسٹس (کنڈیشنز آف سروس اینڈ متفرق دفعات) ایکٹ، 1955 کی دفعہ 17 میں واضح طور پر معاوضے، وظیفہ اور اجرت کے ذریعے واجب الادا رقم کا حوالہ دیا گیا ہے. پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ بمقابلہ کھربندا، (3) کے معاملے میں جہاں یہ قرار دیا گیا تھا کہ مالیاتی فائدہ یا منافع لازمی طور پر لفظ 'فائدہ' سے باہر نہیں تھا جیسا کہ صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 33C میں استعمال کیا گیا تھا، کو بھی ممتاز کیا گیا تھا. ان معاملات کے پیش نظر ڈویژن بنچ نے ہائی کورٹس کے "فیصلوں پر عمل نہیں کیا جن کا حوالہ پہلے دیا گیا تھا اور دوسرا شری امر سنگھ جی ملز لمیٹڈ بمقابلہ ناگراشوا (مدھیا پردیش) و دیگر ان (4) میں رپورٹ کیا گیا تھا.

ہمارے سامنے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ ڈویژنل بینچ کا فیصلہ دفعہ 6-H (1) اور (2) کی تشریح میں غلط ہے. اس طرح سوال یہ ہے کہ دونوں ذیلی حصوں کو کیسے پڑھا جائے؟ یہ دفعہ انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1947 کی دفعہ 33C اور انڈسٹریل ڈسپیوٹس (اپیلیٹ ٹریبونل) ایکٹ 1950 کی دفعہ 20 کے مترادف ہے. یہ بات قابل ذکر ہے کہ تینوں قوانین میں تسلیم شدہ حصے کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور پہلا حصہ ایک فیصلے کے تحت ایک کارکن کے واجب الادا رقم کی وصولی سے متعلق ہے اور دوسرا رقم کے لحاظ سے قابل حساب 'فائدہ' سے متعلق ہے. پہلی ذیلی دفعہ کے تحت ریاستی حکومت (یا اس کا مندوب)، اگر مطمئن ہو کہ کوئی رقم واجب الادا ہے، تو کلکٹر کو ایک سرٹیفکیٹ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

جاری کرنے کے قابل ہو جاتا ہے جو اس کے بعد اراضی محصولات کے بقایا کے طور پر رقم وصول کرنے کے لیے آگے بڑھتا ہے. دوسرا حصہ پھر پیسے کے لحاظ سے قابل حساب فائدے کی بات کرتا ہے جس کا فائدہ، ٹربیونل کے ذریعے اس طرح شمار کیے جانے کے بعد، اسی طرح دوبارہ وصول کیا جا سکتا ہے جس طرح پہلے حصے کے تحت واجب الادا رقم ہوتی ہے. یہ اسکیم دفعہ H-6 ذیلی دفعہ (1) اور (2) کے ذریعے چلتی ہے.

یہ کافی واضح ہے کہ دونوں ذیلی حصوں میں کچھ فرق ہے. یہ اس حقیقت سے پیدا ہوتا ہے کہ دوسرے ذیلی حصے میں زیر غور فائدہ "واجب الادا رقم" نہیں ہے بلکہ کچھ فائدہ یا شرط ہے جس کا حساب رقم کے لحاظ سے لگایا جا سکتا ہے. ڈویژنل بنچ نے فوائد کی مناسب مثالیں دی ہیں جو پیسے کے لحاظ سے قابل حساب ہیں، لیکن جب تک اس کی گنتی نہیں کی جاتی ہے وہ "واجب الادا رقم" نہیں ہیں. مثال کے طور پر، فری کوارٹرز کے فائدے کا نقصان "واجب الادا رقم" کا نقصان نہیں ہے حالانکہ اس طرح کے نقصان کا حساب تحقیقات اور مساوات کے ذریعے رقم کے لحاظ سے لگایا جا سکتا ہے. ایک طرف "واجب الادا رقم" اور ایک "فائدہ" کے درمیان فرق جو کہ "واجب الادا رقم" نہیں ہے لیکن جو دوسری طرف مساوی رقم کے تعین کے بعد ہو سکتا ہے، دونوں ذیلی حصوں کے عمل کے شعبوں کو نشان زد کرتا ہے. اگر لفظ "فائدہ" کو اجرت کے محض ریاضیاتی حساب کے معاملے کا احاطہ کرنے کے لیے لیا جاتا تو پہلے ذیلی حصے کا شاید ہی کوئی فائدہ ہوتا. حساب کے ہر معاملے کو، تاہم، سادہ، پہلے ٹربیونل کے سامنے جانا ہوگا. ہمارے فیصلے میں، موجودہ جیسا معاملہ، جہاں بے روزگاری کی مدت کے لیے واجب الادا رقم واپس اجرت ہے، پہلی ذیلی دفعہ کے تحت آتا ہے نہ کہ دوسری دفعہ کے تحت. اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ حساب اس رقم کے تعین میں داخل ہوتا ہے جس کے لیے سرٹیفکیٹ بالآخر جاری کیا جائے گا لیکن یہ حساب دوسرے ذیلی حصے میں مذکور قسم کا نہیں ہے اور اسے وسیع جملے "فائدہ جو رقم کے لحاظ سے شمار کرنے کے قابل ہے" میں فٹ نہیں کیا جا سکتا. پہلی ذیلی دفعہ کے تحت "واجب الادا رقم" اور دوسری ذیلی دفعہ کے تحت فائدہ "واجب الادا رقم" بننے سے پہلے رقم کے لحاظ سے فائدہ کا حساب لگانے کی ضرورت کے درمیان دو ذیلی حصوں میں تضاد سے پتہ چلتا ہے کہ واجب الادا رقم کا محض ریاضیاتی حساب کتاب دوسرے ذیلی دفعہ کے تفصیلی طریقہ کار کے تحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے. اپیل کنندہ نے بلاشبہ اس سادہ حساب کی راہ میں کئی رکاوٹیں کھڑی کیں. ان اعتراضات کو "واجب الادا رقم" سے نمٹا گیا اور ان کی تحقیقات کی جا رہی ہیں کیونکہ ریاستی حکومت کو پہلے خود کو مطمئن کرنا ہوگا کہ دعوی کی گئی رقم حقیقت میں واجب الادا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے۔ لیکن "واجب الادا رقم" اور "فائدہ جس کا حساب رقم کے لحاظ سے کیا جانا چاہیے" کے درمیان تضاد اب بھی باقی ہے، کیونکہ کی جانے والی تفتیش اس قسم کی نہیں ہے جس پر دوسرے ذیلی حصے میں غور کیا گیا ہے بلکہ پہلی ذیلی دفعہ کے تحت ریاستی حکومت کے اطمینان کے لیے ہے۔ یہ پہلی ذیلی دفعہ کے اندر رقم کے دعوے کی تصدیق ہے نہ کہ فائدے کی قیمت کی رقم کے لحاظ سے تعین۔ اس طرح ڈویژن بنچ کا فیصلہ درست تھا۔ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جائے گا۔ ساتھی اپیل بھی مسترد کر دی جائے گی لیکن ہم اس اپیل میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیتے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document